عصبیت کیا ہے؟

مہاجروں نے تعصّب کیا یا مہاجروں کے ساتھ تعصّب کیا گیا؟
کیا ظلم اور مظلوموں میں تفریق کرنا درست ہے؟

قائد تحریک الطاف حسین

(کارکنوں کی فکری نشست سے خطاب)

(3 جولائی 2024ء)

ظلم ظلم ہوتا ہے چاہے کسی پر بھی کیا جائے، اگر آپ ظلم کے خلاف ہیں تو آپ کو ظلم کو ظلم کہنا چاہیے خواہ وہ کسی بھی قوم پر ہو یا کسی بھی سیاسی جماعت پر کیا جائے۔ اگر کسی قوم یا سیاسی جماعت پر ریاست یا کسی بھی جانب سے کوئی ظلم ڈھایا جائے تو محض اس بنیاد پر کہ جس پر ظلم کیا جارہا ہو وہ آپ کی قوم یا قومیت یا مذہب یا عقیدہ ومسلک سے تعلق نہیں رکھتا، اس پر ہونے والے مظالم کی مذمت نہ کرنا اوراس مظلوم کا ساتھ دینے کے بجائے ظالموں کے ساتھ شامل ہوجانا سراسر زیادتی، منافقت اور تعصّب کے زمرے میں آئے گا۔

اس حوالے سے نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی حدیثِ مبارکہ ہے کہ ایک بار کسی شخص نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ عصبیت کیا ہے؟ کیا اپنی قوم سے محبت کرنا، اس کی حمایت کرنا، اس کا ساتھ دینا تعصّب ہے؟ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا، "اپنی قوم یا قبیلے سے محبت کرنا یا اس کی حمایت کرنا عصبیت نہیں، البتہ تمہاری قوم یا قبیلے کی جانب سے کسی دوسری قوم یا قبیلے پر کوئی ظلم کیا جائے اور ایسی صورت میں تمہارا اپنی قوم یا قبیلے کے ظالموں میں شامل ہوجانا اور اسکے ظلم کو درست اور جائز قرار دینا عصبیت ہے"۔

مہاجر قوم کسی بھی قوم یا قبیلے سے نفرت یا عصبیت نہیں رکھتی، اگر ہم دوسروں سے تعصّب کرنے پر یقین رکھنے والے ہوتے تو ہمارے آباواجداد ایسے پاکستان کے لئے ہرگز ہرگز جدوجہد نہ کرتے جس

پاکستان کے جغرافیے میں ان کے علاقوں کو شامل نہیں ہونا تھا بلکہ پاکستان جن علاقوں میں بن رہا تھا اس کے جغرافیے میں وہ علاقے شامل تھے جہاں دوسری قوموں کے لوگ آباد تھے،جن کی زبان، ثقافت اور معاشرت مہاجروں سے مختلف تھی۔

ہمارے بزرگوں کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے انگریزوں کی سازش کا شکار ہوکر دوقومی نظریے پر یقین کرلیا اور مسلمان ہونے کی بنیاد پر پاکستان کے قیام کی جدوجہد میں لاکھوں کی تعداد میں جانی ومالی قربانیاں دیں اور پاکستان کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑ کر ہجرت کی، پاکستان کا ابتدائی انتظامی ڈھانچہ کھڑا کیا لیکن تمام تر قربانیوں کے باوجود پاکستان میں مہاجروں کے وجود کو آج تک تسلیم نہیں کیا گیا،ہمیں تلیر،مکڑ،مٹروے،بھیّا اور پناہ گیر جیسے توہین آمیز القابات سے پکارا گیا،زندگی کے ہر شعبے میں ہمارے ساتھ ناانصافیاں اور حق تلفیاں کی گئیں۔ہم نے اپنے حقوق کے لئے مہاجر تحریک شروع کی تو ہم پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے ،فوج کی تشکیل کردہ مختلف لسانی تنظیموں کو اسلحہ دیکر ان کے ذریعے اردو اسپیکنگ مہاجر آبادیوں اور بستیوں پر حملے کرائے گئے، ہمارا قتل عام کیا گیا،مہاجروں اور ملک کی تیسری بڑی سیاسی جماعت ایم کیوایم کے خلاف متعدد فوجی آپریشن کیے گئے اور مجھ پر متعدد قاتلانہ حملے کرانے کے بعد بموں سے حملے کرواکر مجھے جلاوطن ہونے پر مجبور کیا گیا۔

پاکستان کی 76 سالہ تاریخ میں فوج نے دو ہی قوموں کے خلاف اعلانیہ بہت ہی بڑے آپریشن کئے، ایک بنگالی قوم اور دوسری مہاجر قوم۔

فوج نے 19، جون 1992 کو مہاجروں اوران کی نمائندہ جماعت ایم کیوایم کے خلاف دھوکے سے فوجی آپریشن کیا،قوم کو بتایا گیا تھا کہ یہ فوجی آپریشن صوبہ سندھ میں اغواء برائے تاوان کی وارداتیں کرنے والے ڈاکوؤں اوران کی سرپرستی کرنے والے بڑے بڑے سیاستدانوں ،وڈیروں، جاگیرداروں اور پتھاریداروں کے خلاف کیا جائے گا،اس کے لئے قومی اسمبلی میں 72 بڑی مچھلیوں کے ناموں کی ایک فہرست بھی پیش کی گئی جس میں سندھ کے بڑے بڑے سیاسی رہنماؤں ،جاگیرداروں ، وڈیروں اور

پتھاریداروں کے نام شامل تھے۔ان ناموں میں آصف علی زرداری، بے نظیر بھٹو، پیر پگارا، غلام مصطفیٰ جتوئی ،ان کے پتھاریداروں کے علاوہ ان کی جماعتوں کے رہنماؤں، ارکان قومی اسمبلی اورصوبائی اسمبلی کے نام بھی نمایاں تھےلیکن 72 بڑی مچھلیوں کی فہرست میں شامل ان سیاسی رہنماؤں، وڈیروں، جاگیرداروں اور پتھاریداروں کے خلاف آپریشن کرنے کے بجائے وہ فوجی آپریشن ایم کیوایم اورمہاجروں کے خلاف کیا گیا۔اس فوجی آپریشن کے دوران ایم کیوایم کوملک دشمن جماعت ثابت کرنے کے لئے جناح پور کے جعلی نقشے بنائے گئے ،فوج کے بریگیڈیئر آصف ہارون نے پنجاب سے صحافیوں کوبلاکرایم کیوایم کوملک دشمن اورعلیحدگی پسند جماعت ثابت کرنے کی بھونڈی کوشش کی ،اس مہاجرکُش آپریشن میں ایم کیوایم کے رہنماؤں اور کارکنوں سمیت 25 ہزار مہاجر نوجوانوں کودہشت گردقرار دے کرانہیں انتہائی سفاکانہ اور بہیمانہ طریقوں سے ماورائے عدالت قتل کردیا گیا،سینکڑوں کولاپتہ کیا گیا، ہزاروں کوگرفتارکرکے جیلوں میں بدترین اذیتیں دی گئیں، ہمارے سینکڑوں کارکنان آج بھی مختلف جیلوں میں قید ہیں،فوجی آپریشن کے دوران ہماری بستیوں کے محاصرے کرکے نوجوانوں اور بزرگوں کوگھروں سے نکال کر برہنہ کیا گیا،ان کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کرانہیں کھلے میدانوں میں جنگی قیدیوں کی طرح بٹھایا گیا، پھرمردحضرات کی غیرموجودگی میں گھروں میں گھس کرہماری ماؤں بہنوں کی بے حرمتیاں کی گئیں،تلاشی کے نام پرگھروں میں لوٹ مارکی گئی۔میرے 73 سالہ بزرگ بڑے بھائی ناصرحسین، جواں سال بھتیجے عارف حسین اور بزرگ بہنوئی اسلم ابراہانی کوشہید کردیا گیا، ہمارے تمام دفاتر کومسمار کیا گیا،میری رہائش گاہ اورایم کیوایم کے مرکزالمعروف'' نائن زیرو'' کو seal کیا گیا، پھراسے نذرِآتش کرکے بلڈوز کردیا گیا،ہم پر اس قدرسفاکانہ مظالم ڈھائے گئےاورآج تک ڈھائے جارہے ہیں لیکن یہ انتہائی شرم اورافسوس کی بات ہے کہ کسی سیاسی جماعت یااس کے رہنماء، کسی اینکر،صحافی یالکھاری نے مہاجروں اوران کی منتخب نمائندہ جماعت ایم کیوایم پرہونے والے مظالم کی کوئی مذمت نہیں کی بلکہ ان مظالم کودرست اورجائزقراردیا۔

دوسری جانب جب کبھی سندھیوں، بلوچوں، پشتونوں، پنجابیوں، کشمیریوں،سرائیکیوں، ہزاروال،

بلتستانیوں یا گلگتیوں پر بحیثیت قوم یا کسی سیاسی جماعت پر کوئی ظلم ہوا تو میں نے اور میری جماعت ایم کیوایم نے ہمیشہ اس ظلم کو ظلم کہا اور مظلوموں کی کھل کر حمایت کی ، بینظیر بھٹو ہوں یا نواز شریف ، جب اُن کی جماعت کے ساتھ زیادتی ہوئی تو میں نے ان کے لئے بھی آواز اٹھائی ، عمران خان نے میرے بارے میں ہمیشہ منفی باتیں کیں ، حتیٰ کہ لندن میں مجھ پر ڈرون سے حملہ کرنے کی باتیں بھی کیں لیکن جب عمران خان کو گرفتار کیا گیا اور 9 مئی 2023 کے واقعے کے بعد جب تحریک انصاف کے رہنماؤں ، خواتین اور کارکنوں کی بڑے پیمانے پر گرفتاریاں کی گئیں تو پورے پاکستان کے لیڈروں میں الطاف حسین وہ واحد لیڈر تھا جس نے ان زیادتیوں کی کھل کر مذمت کی اور میں آج بھی مذمت کرتا ہوں ۔ جب بیرون ملک مقیم صحافیوں اور اینکرز کے خلاف دہشت گردی کے مقدمات بنائے گئے تو میں نے اس کی بھی کھل کر مذمت کی ۔ ہم نے کسی کے ساتھ نفرت وعصبیت نہیں کی ، نفرت وتعصّب ہمیشہ ہمارے ساتھ کیا گیا اور آج تک کیا جارہا ہے ۔ دوسرے لوگ آج بھی مہاجروں کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ، وہ فوج کے مظالم کا شکار دیگر قوموں کے ناموں کا تو ضرور ذکر کرتے ہیں لیکن مہاجروں کا لفظ ان کے منہ سے نہیں نکلتا ۔

ملک اور بیرون ملک مقیم صحافی ، اینکر پرسنز ، بلاگرز اور یوٹیوبرز اپنے پروگراموں ، تبصروں اور تجزیوں میں فوج کی زیادتیوں کا ذکر تو کرتے ہیں مگر انہوں نے کبھی مہاجروں پر ڈھائے جانے والے مظالم کا ذکر نہیں کیا جبکہ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ 1971 میں بنگالیوں کے خلاف بھیانک فوجی آپریشن اور مشرقی پاکستان کے بنگلہ دیش بن جانے کے بعد فوج نے دوسرا بڑا فوجی آپریشن موجودہ پاکستان میں 1992 میں مہاجروں اور ان کی نمائندہ سیاسی جماعت ایم کیوایم کے خلاف کیا ، ہزاروں مہاجر نوجوانوں کا ماورائے عدالت قتل کیا اور مہاجروں پر بدترین مظالم ڈھائے لیکن یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ ملک اور بیرون ملک مقیم صحافی ، اینکر پرسنز ، بلاگرز اور یوٹیوبرز نے فوج کی زیادتیوں کا ذکر کرتے ہوئے مہاجروں پر ڈھائے گئے مظالم کا کبھی کوئی تذکرہ نہیں کیا ۔

ملک اور بیرون ملک مقیم سینئر وجونیئر پاکستانی صحافی حضرات ، اینکر پرسنز ، بلاگرز ، یوٹیوبرز اور

دانشور حضرات ماضی میں فوج اور آئی ایس آئی کی خوشنودی کیلئے ان کے ناجائز اقدامات، غلط پالیسیوں اور مہاجروں کے خلاف فوجی آپریشنوں کا دفاع کرتے رہے ہیں۔ یہ لکھاری حضرات، فوج کے جرنیلوں اور آئی ایس آئی کے افسران کے ظالمانہ اور سفا کانہ اقدامات پر میری جانب سے بیان کردہ حقائق پر مجھے اور میری جماعت ایم کیوایم کو ہی نہ صرف دہشت گرد، ملک دشمن اور غدار قرار دیتے رہے بلکہ مجھے سیاست سے مائنس کرنے کے فوجی اشرافیہ کے سازشی منصوبے کو بھی جائز قرار دیتے رہے۔

قدرت کا مکافاتِ عمل تو دیکھئے کہ آج وہ خود فوجی جرنیلوں اور آئی ایس آئی کی سازشوں کا شکار ہیں اور بیرون ملک جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ آج جب انہیں خود ریاستی مظالم کا سامنا کرنا پڑا اور اپنی جانیں بچاکر بیرون ملک پناہ لینی پڑی تو انہیں اندازہ ہوا کہ فوجی جرنیل اور آئی ایس آئی عالمی قوتوں کے مفادات اور اپنے ذاتی فائدے کیلئے کس طرح اپنے ہی ملک کے لوگوں پر ریاستی مظالم کے پہاڑ توڑتی ہے، ملک کی منتخب سیاسی جماعتوں اور عوامی رہنماؤں کے خلاف کیا کیا سازشیں کرتی ہے اور اپنے ہی ملک کے عوام کا کس طرح قتل عام کرتی ہے۔

انصاف اور اخلاقیات کا تقاضا تو یہ تھا کہ حقائق بیان کرنے پر میرے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرنے والے سینئر وجونیئر صحافی، اینکر پرسنز، بلاگرز اور یوٹیوبرز اپنا اپنا احتساب کرکے میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے اس حقیقت کا اعتراف کرتے کہ 46 برسوں سے ایم کیوایم کے بانی وقائد الطاف حسین، فوج اور آئی ایس آئی کے بارے میں جو باتیں کیا کرتے تھے آج وہ حرف بہ حرف سچ اور درست ثابت ہوئی ہیں اور قوم کو سچائی سے آگاہ کرنے کی قیمت الطاف حسین اور مہاجر قوم آج تک چکارہی ہے مگر افسوس کہ ایسا نہ کیا گیا اور آج بھی سینئر وجونیئر صحافی، اینکر پرسنز، بلاگرز اور یوٹیوبرز کی اکثریت مختلف قوموں پر ریاستی مظالم کا تذکرہ تو کرتی ہے لیکن نجانے کیوں مہاجروں پر ڈھائے جانے والے انتہائی خوفناک، المناک اور بہیمانہ مظالم کا تذکرہ کرنے سے دانستہ کتراجاتی ہے، اُن کے منہ سے مہاجروں پر ڈھائے جانے والے ریاستی مظالم کے خلاف مذمت کے دو لفظ بھی ادا نہیں ہوتے اور مہاجروں کے بنیادی انسانی حقوق کی پامالی پر اُن کی

جانب سے مسلسل مجرمانہ خاموشی اختیار کی جارہی ہے۔

اگر مہاجر قوم بھی پاکستان کا حصہ ہے اور مہاجر بھی دیگر قوموں کی طرح برابر کے پاکستانی ہیں تو پھر مہاجروں کے ساتھ تعصّب، نفرت اور عصبیت کا مظاہرہ کیوں کیا جارہا ہے؟ اگر مہاجروں کو پاکستانی نہیں سمجھا جاتا تو کیا مہاجروں کو انسان بھی نہیں سمجھا جاتا؟ آخر مہاجروں پر ڈھائے جانے والے سفاکانہ ظلم کو ظلم کیوں نہیں کہا جاتا؟ کیا مہاجروں پر بدترین ریاستی مظالم پر چُپ سادھ لینے اور ان مظالم کو نظرانداز کرنے کے اِس طرزِ عمل کو مہاجروں کے ساتھ تعصّب نفرت اور عصبیت نہ کہا جائے تو پھر کیا کہا جائے گا؟

میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے سیاسی رہنماؤں، ٹی وی چینلز کے اینکرز، صحافیوں، لکھاریوں اور دانشوروں کو ظلم اور مظلوموں میں تفریق نہیں برتنی چاہیے، ظلم جس کسی کے ساتھ بھی کیا جائے، اسے ظلم ہی کہنا چاہیے، تمام مظلوموں کی حمایت کرنی چاہیے۔ انہیں نفرت اور تعصب کی عینک اتار کر پھینکنی ہوگی، تاریخ کو درست کرنا ہوگا اور مکمل تاریخ اور حقائق بیان کرنے ہوں گے۔ میں صحافی اور اینکر وجاہت سعید خان کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے چینل پر مہاجروں اور ایم کیوایم کے خلاف فوج کے مظالم کا ذکر کیا اور مجھے اپنا مقدمہ پیش کرنے کے لئے دو مرتبہ اپنے چینل پر دعوت دی جس پر میں تہہ دل سے ان کا مشکور وممنون رہوں گا۔

☆☆☆☆☆